

بلا زود باشکہ از نفس گرم آتش بر سو خنگان عالم زند۔ اور ہی سفر کردوران میں حبیب بغداد شریف پہنچ تو حضرت شیخ الشیوخ ابو عمر شہاب الدین
 سہروردی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا خزانہ تہا نسوی ملاقات ہوئی۔ اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن ابی رحمتہ اشرف کا بھی اخیر زمانہ تہا کہ وقت میں انہی ملاقات
 ہوئی اور سید بران الدین محقق ترمذی تلمذ الدیاجد مولانا جو کراہی اہل بیت اور ابتدای مرشد ہو اور انکو مرید شیخ صلاح الدین زرکوبی سے
 بعد وصال حضرت شمس الدین تبریزی کی سہل تک صحبت گرم ہی اور مولانا صدر الدین قونوی خلفہ از شیخ اکبر و مولانا صاحب سالہا سال تک قونین
 مخلصا تعلقات رہے مولانا از ہی جنازہ کی نماز پڑھانیکے لیے کبھی ماہی کو وصیت فرمائی تھی انکو ملا شیخ بہاء الدین زکریا المغانی اور فخر الدین عاتقی سے
 یہی اتفاق ملاقات کا ہوا جس شیخ الشیوخ مولانا کمال الدین جنیدی (آپکے دادا پیر) کے خلفا میں سے تھے اور ابو علی شاہ شرف قلندر سیوی جو دیکھا
 آپکی خدمت میں تعلیم ہی۔ شیخ ابوالحسن مغربی شافعی مصنف حزب الہجر۔ اور شیخ عبدالقادر مغربی شیخ سلیم مغربی۔ اور شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
 سوزی آپکی ملاقات ثابت ہو پستان میں ہی محل عود پڑھو کہ شیخ نے ایک رنگ کی ملاقات کیلئے ملک و م کاسفر کیا لیکن مناقب العارفین میں
 نہایت وضاحت کیساتھ شیخ کو اس سفر کا مل لکھا ہے کہ شمس الدین بادشاہ والی شیراز کو شیخ کو توسط مولانا کی ایک غزال ملی تھی جسکے منامین بہا
 پر جوش اور پرتو بادشاہ نے اس کی غزال کے لئے کیلئے سہا کر مجالس منعقد کئے تھے اور شیخ سعدی کو مخالف پیش بہا و کرمولانا کی خدمت میں ملک نام

شہر قونینہ و انکیا تہا و غزال کے بعض شعاریہ من۔ ۵	ہر نفس از عشق میرد از چہ است	ما جملک میر ویم عہم تاشا کر است
ما جملک وہ کم باز ملک بودہ ایم	ما جملک ترم و ز ملک فزون ترم	زین و چر انکو ترم منزلنا کر است

علاوہ ان کے با اعتبار نہ وفات مشائخ مسند چہ تحت ہو ہی کہ کو مصری ہر گرامہ ملاقات ہو نیکا کجا ثبوت نہیں ملا ہی جناب شیخ صدر الدین عمار
 فلسفہ و فرزند شیخ بہاء الدین زکریا المغانی اور مشائخ سلسلہ چشتیہ میں سے آخر زمانہ حضرت خواجہ غرا جگان خواجہ غریب نواز اجمیری اور انکے
 خلیفہ حضرت قطب الملقا قطب الدین بختیار کاکی کا اور اوسط زمانہ اور خلیفہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کا اور اول زمانہ ان کے خلیفہ
 شیخ جمال الدین النسوی اور سید علی محمد صلا الدین صاحب مراد شیخ نظام الدین اولیا محبوب الہی کا اور مشائخ سلسلہ نقشبندیہ میں اوسط
 حضرت خواجہ عارف یوگرمی خلیفہ حضرت خواجہ عبدالخالق مجدد والی اور اور خلیفہ جناب محمود اجمیری نسوی کا اور اور کو خلیفہ جناب
 علی عمر زیدان رہتی کی کم عمری کا۔

مولانا کی تصانیف | آپکی تصانیف سے تین کتابیں مشہور ہیں ایک قبیلہ ما قبلہ یعنی ان خطوط کا مجموعہ ہے وقتاً فوقتاً سعید الدین پروانہ صاحب
 کے نام لکھے تھے دوسرا دیوان تیسری غنوی۔

مولانا کا دیوان | دیوان میں ۵۰ ہزار سے زیادہ شعاریہ ہیں یہ ان غزلیا کا مجموعہ ہے جو اکثر حضرت شمس تبریزی کو فراق میں اور بعض شیخ مصلح الدین
 کے ہجرت میں لکھی گئی تھیں انکو آپکے صاحبزادہ سلطان ولد نے از کتاب کی حیثیت سے جمع کیا تھا منتخب دیوان میں تقریباً ۳۰ ہزار شعاریہ
 میں پنجاب میں طبع ہو اس اور اصل دیوان علی گھنات مطبعہ نو لکھنؤ میں چھاپا ہے ہر گرامہ مولانا کا نام کے خلیفہ شمس تبریزی کا نام طبع ہو گیا ہے اور ان
 تصنیف کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت کمال الدین جنیدی آپکے دادا پیر چو شمس تبریزی کو رہتے اپنے مرید و کونو علی گھنات کا حکم دیا تھا جسکی تفصیلی کیفیت
 چہ ضمن صحبت مولانا سابقا بیان ہو چکی ہے کہ مریدین چلے ہی فارغ ہو کر باہر آئے تو فخر الدین عاتقی نے جو انہی کے چھانقے پہلو دارا منکشف ہوئے تھے

نظم کرکوش کی اور سبیل المین تیر زبانی کہا کہ بھکواسکے اظہار کا یا راہیں پیرو شد از اقبال و یا ایگدا شمس تیر زبانی کہ خدا تعالیٰ ایک سنا
 یعنی مرچنایت فرمایا گیا جو معارف و حقائق المین و آخرین تیر سے نام و نظم کرکوش کا نام لگایا۔ اسی بنا پر شمس تیر زبانی میں آ اور مولانا کو یہ کیا
 مولانا زویوان کا دیوان اور اسکے نام تصنیف کیا۔ اور غزل کہ مقطعہ میں جملہ شمس تیر کا شریک کیا گیا جس کے نام مصنف کی تبدیلی میں ہی
 پیشین گوئی کو دخل ہووے مطبع کی جانب سے اتنی بڑی غلطی کا ہونا محالی از تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ طرز کلام و صاف ظاہر ہو کہ وہ شمس تیر کا مصنف
 نہیں ہے بلکہ انکو کسی معتقد کا جیسا کہ ہے پیر میں میر میں دردمن و درو کمن فاش گویم این سخن شمس من و خدا من
 ع علام شمس تیر زبانی قلند و ارمی گردم + علاوہ اسکو سعد و شعرا ز دیوان کو غزلوں کو معرکہ مولانا کا طرف نسبت کر کے نہیں کیا علیٰ حدیث
 این جواب غزل شد و دست گرفت من جو جو خوشم تا دنا مار گیر + دوسرا شعر علیٰ حدیث کا یہ ہے + بجز تو آغا زبانی این پردہ ہزن کہ یار و دیم
 مولانا جملہ عجب کلامی گرامی شعرا کا کلام مجاہد بندش و نزاکت اعلیٰ کا ہونے کو دیکھا جاتا ہے لیکن او میں سوا سنل و بدائع لفظی کے سوز و گداز اور جو
 و خروش نام کو بھی نہیں ہے چنانچہ انوری - خاقانی - عبد الواسع جلی عری ظہیر فارابی سعود - سعد سلمان کہ کلام موجود ہیں جن میں کہیں
 جوش و جذبات کا نام ہی نہیں ہے البتہ حکیم سنائی اور شیخ ابو الخیر ابو سعید اور خواجہ فرید الدین عطار کہ کلاموں میں جوش و جذبات کا بہت
 تھا ہے مگر وہ غزلیں نہیں ہیں رہتی یا مثنویات ہیں۔ مولانا ہی سب سے پہلے ایک شخص ہیں جنہوں نے غزل کو پیرایہ میں ان کوائف کا اظہار کیا ہے
 اسکو علاوہ انکو دیوان میں کسی امیر یا بادشاہ کی شان میں کوئی قصیدہ نہیں ہے حالانکہ دو سب بزرگ سعدی شیرازی اور خواجہ عراقی کا کلام بھی
 اس طرح ہی ہے لیکن ہر ایک کی پوری غزل ایک ہی رنگ کا ایک ہی حال میں مستغرق ہوتی ہے مختلف مضامین جیسا کہ ان شعرا کا مذاق ہے آئی غزلیں
 مطلق نہیں ہوتیں جس سے صمان سنی اور بخودی چلتی ہے جیسا کہ غزل ہے

چو حضور اشک سازم بودین نازم	در بزم سوز و چور و سرداؤ	منم و خیال سے غم و نغمہ و خزان	چو نماز شام کہ سن بند چراغ و خفا
عجبا و کعبت ستارین عجبا چہ ہام	عجبا چہ سورہ خواندم چو نذر آسمان	کہ نذر آواز ماورائے شناسدا و مکان	عجبا نازستان تو بگور دستار
بمذاخیر ہمارم چو نازمی گزارم	کہ تمام خند کو عجز کا نام شد فلان	وان است چون تو بردی بدعا خدا	مدر حق گویم کہ نہ دست ناز و دل
من قہ آن بر گریزم مستزرا	پوست را پیشین گلن انداختیم	خلقلے اندر جهان انداختیم	مادال ہمداد جان انداختیم
جہ و دستار و علم قیل و قال	جلد و تاب ان انداختیم	از زمین تا آسمان انداختیم	تخم اقبال سعادت تا ابد
باز از پستی سو سے بالا شدم	طالب آن جہر زبیا شدم	باز از انجا کا دم آنجا شدم	آشنائی دیشتم ز انسو و جان
چار بودم رشدم اکنون دوم	از دوی بگوشتم و کیتا شدم	من بہ نقد امروز را فردا شدم	جاہلن امروز را فردا کنند
ساکنان را در محرم شدم	ساکنان قدس را ہم شدم	کہ لب خاموشی میں ہم شدم	کہ چو صیسی جلگے شستم ز بان
آنچہ از عیسی در یہ یاد شد	گر ما باو کہنی آن ہم شدم	ز غم شتم صدہ و عمر ہم شدم	پیش نشتر سے عشق لم نزل
	رو نمود اندر علم مرا		کشتہ اندر و بس اعلم شدم

مولانا کی مثنوی | مثنوی شریف کی تصنیف کا آغاز علامہ مین ہوا جیسا کہ خود مولانا در شاہد فرماتے ہیں

مطلع تاریخ این بود و سود سال از شصت و دو روز + اور باعث تصنیف خواجہ حسام الدین علی بن ابی طالب است که
ایک شب اونکو پینال آیا کہ مولانا سہروردی مثل شنیوی منطلق الطیر عطار تصنیف کر کے خوش گوارا و نکاح پینال ملانا پڑھا ہوا گیا

شیخ وقف گشت اناذیشہ اش | شیخ چون شیرت و لہا پیشا | اولیا افعال حق از کس پس | احاضری و غائبی بس باجر

اور اسی شب میں تصنیف شروع فرمادی شروع کر کے ۲۴ شعرتاج بس سخن کوتاہ باید و اسلام + اویس وقت لکھ دے
صباح کو عبادت جب خواجہ حسام الدین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے وہ اشعار اونکو دکھائے وہ سخت تعجب ہوئے اور اپنا راز کا دیکھ دیا
کیا یہی وجہ ہے کہ سو او فتراول کے سبب فرزند خواجہ حسام الدین ہی کا نام مولانا فرمایا شروع کیا ہے۔ مولانا اول شب میں تصنیف فرمائے تھے
وہ اخیر شب میں صاف کر کے صبح تک ضربین مجلس کو سنا دیتے یہاں تک کہ دفتر اولیٰ پورا ہو گیا اسکے بعد بقصدا ہی اونکی زوجہ فریاد خانہ
و خانہ داری کو مخصوص نہیں کیا اور شنیوی شریف کی تصنیف بند ہو گئی جب ۱۰ سال کے بعد وہ فارغ البال ہوئے تو انہوں نے پہر مولانا تصنیف

اصر کیا اور مولانا فرمودہ شروع کیا ہے

چون ضیاء الحق حسام الدین ع | باز گردانید زایح آسمان | چون بھرج حقائق رفتہ ب | بے بہار شش غنچہ بے شکلفہ بود

شنوی کا دفتر ہفتم | چھ دفتر تمام ہو چکے اور بعد مولانا سخت علیل ہو گئے اور ساتویں دفتر کے باقی اپنے فرمایا کہ

در دل ہر کس کہ باشد نور جان | باقی این گفتہ آید بے گمان

بعض کا بیان ہے کہ اس بیماری میں جانبر ہو سکتے کی وجہ سے ساتواں دفتر تصنیف نہ ہو سکا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ مولانا تندرست ہو گئے

انہوں نے خود ساتواں دفتر تصنیف فرمایا جبکہ آغاز یہ ہے

چونکہ از چرخ ششم کردی گنہ | بر فراز چرخ ہفتم کن سفر | سدا عبادت ہفت اخون | از انکہ تمیل عدد ہفت ست بس

شنوی کی تعریف | مشاخرین از حسب لیاقت خود شنیوی اور او کو مصنف کی توصیف کی ہے

اسجگہ ہو گفتہ جانی بس | نظم اور نظم کے حق میں چنگھا | من چہ گویم و خبان کا لہجہ | نیست پیغمبر و لے دار دکتا

شنوی مولوی سنوی | ہست قرآن و زبان بیوگہ + اور اس میں بھی بہتر آپ کی عربی ایک رباعی ہے جس میں آپ نے اپنے خواب کا

واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور اونکو سانسے شنیوی شریف پیش کرنا چاہتا ہے اور فرماتے ہیں کہ اگرچہ معارف و حقائق

میں آج تک بہت سی کتابیں تصنیف کی گئیں لیکن ان میں شنیوی کو مماثل ایک ہی نہیں ہے

اِنَّهُ الْبَصُوْتُ فِي نَوِي الرَّسُوْلِ | فِي مَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرِ وَهُوَ يَقُوْلُ | اصْنِفْتُ كِتَابًا كَثِيْرًا مَعْنُوِي | لِيَسْرِفَهَا كَالْكِتَابِ الْمُنَوَّرِ

اس خواب کی تصدیق میں یہ امر کافی ہے کہ اس وقت تک اس کتاب کی مطالعہ کی کہ جسے صد ہا لاکھ ہزار آدمی ادب کیا ہے اور کبار سے ہو کر اگر کوئی شخص

اسی ضمن میں بطریق اقتباس شنیوی شریف کو اشعار نقل کر دیا ہے تو ان میں جان بڑھاتی ہے و غلطی و عظیم عظیم میں شنیوی کو اشعار سے تاثیر پیدا ہوتی

ہو چکے تھے سرمدہ دل زندہ ہو جاتی ہیں اس کتاب سے علماء و فضلا نے جسد را اعتنا کیا ہے کسی اور فارسی کتاب سے نہیں کیا بہت سی کتابیں
اور متعدد کتابیں مثل شاہنامہ فردوسی و حدیقہ حکیم ثانی و منطلق الطیر و الہی نامہ و امیر نامہ و پند نامہ خواجہ فرید الدین عطار و گلستان

بوستان شیخ سعدی شیرازی موجود ہیں لکن مشنوی کی قبولیت کے ساتھ کچھ نسبت نہیں ہے۔
 مشنوی کی شرحیں | مشنوی شریف کی جہد شرحیں لکھی گئی ہیں کسی اور فارسی کتاب کی نہیں لکھی گئیں بعض شرح کے نام یہ ہیں۔

ردیف	نام شرح و مصنف	تالیف	نام شرح و مصنف	تالیف	ردیف	نام شرح و مصنف
۱	شرح مشنوی بسورۃ کوثر القافی	۱۰	شرح شیخ عبدالمجید سیواسی	۱۰۴۹	۱۰	شرح مولانا مولیٰ محمد اکبر آبادی
۲	بعض اشعار مشنوی صلا الدین حسین عظیم	۱۱	شاہ محمد افضل آبادی	۱۸	۱۱	مولانا محمد رضا روم
۳	بعض اشعار مشنوی لانا جانی نقشبندی	۱۲	مولانا محمد ابراہیم پوری سہوردی	۱۹	۱۲	مولانا عبد اللطیف رح
۴	مولیٰ المصطفیٰ بن شبلیان و جلال	۱۳	بعض اشعار عبد الشہین محمد عیسیٰ	۲۰	۱۳	مولانا غلام الدین لکھنوی فاضل علی
۵	شرح سودی	۱۴	بعض اشعار حسن علی بیگ کاشغری	۲۱	۱۴	مولانا عبد علی سراج العلوم
۶	جوہر اللامعہ حسین بن حسن	۱۵	شرح القوسی طاب المصابی عرفی	۲۱	۱۵	کشف العلوم شرح مشنوی مولانا غلام
۷	شرح کمال الدین عرازوی	۱۶	بعض اشعار مظاہر آیات و احادیث	۲۲	۱۶	المکتوم شرح
۸	شرح اسماعیل افروز ۶ جلد میں	۱۷	سوسوار مشنوی مصنفہ لکھنوی	۲۳	۱۷	بعض اشعار مشنوی مولانا محمد اکبر
۹	شرح اسماعیل قیصری	۱۸	بعض اشعار مشنوی مولانا محمد اکبر	۲۴	۱۸	بعض اشعار مشنوی مولانا محمد اکبر

مشنوی پر اکثر مزا اور گزراؤں | مشنوی شریف کی اس قبولیت اور اہم و بزرگت اور باوجود جہلا اس پر اعتراض کے بغیر ضرورہ کراچ اور عیبت یاد میں مشنوی در نظر

اس مشنوی شریف کی حقیقی شان میں کچھ کہیں اسکتی ہمت سے | چنانچہ کہ از بد برس روز و ہر اکویف ز در شمش بسوز و

چنانچہ مشنوی شریف میں ایک مقام پر والدہ حضرت سخی و والدہ حضرت عیسیٰ کا بحالت حلیم ملاقات کرنا اور دونوں بچوں کا حالت حل میں ایک مقام

کو والدہ کو سجدہ کرنا و اتقہ مذکور ہے مشنوی | اور کبھی جو حامل بعد از و بود با مریم شستہ رو برو

اسکو مولانا کو بعض حصوں کا ہاتھ لگانا مناسب ہے مشنوی البیان گویندین افسانہ را | خط کشیش زیر اور رخ ست خطا

ز انکہ مریم وقت نوح محل نورش | بود از بیگانہ دور و ہم ز خویش | مادر کبھی کجا و پیش کہ تا | گویا اور امین سخن در ماجرا

اسکے اسکا بہت عمدگی ہے کہ ہمارا مقصد قصہ سہ صرف اسکا تجویہ پر اگرچہ ان دونوں میں بطور ملاقات شمالی زمین ہوتی مگر دونوں

باطن تو انکی اور قسم کی ملاقات ہو کر ان میں سے اور ان ظاہر وقت نہیں ہو سکتے | وزندیدیش ز برون فنز وون | از حکایت گیسمنی اردوان

کے برادر قصہ جن پیمانہ است | معنی اندر وی بیان است | دانہ معنی کبیسہ و مرد عقل | مشکوہ پیمانہ اگر گشت فصل

گفت نموی ز نیک عمر و آفت خرد | گفت چونش کرد بچہ آد | عمر و راجرش چہ پیکان بیخام | بگیاہ اور از ہر دم چون غلام

گفت این پیمانہ معنی بود | گندش نشان کپیمانہ است | عمر و زہاد ہر عاب بہت ساز | گورد و غنت آن تو با ہر ساز

ایک فارسی صاحب مشنوی شریف کو اس کے مشنوی کی شرح لکھا تھا مولانا کو مخاطب کر کے اسکا فرماتے ہیں |

لے سگ پیک بر سندا نموی | مشنوی را تو گوی مشنوی | لے چنان انسانہا بشنیدہ | اہو شین بر نقش آن چنیدہ

شوقی نادگان وحدت است		وحدت اند وحدت اند وحدت - ایک شخص کو بر باطن شوقی کوشنوی کہتا تھا اور کسی نسبت پہاڑی میں سے	
گیر مے کر خود تو آن را شوقی	چون شالش دیدہ چون نگروی	لے سگ طاعت تو جو جو میکنی	طعن قرآن را برو نشو میکنی
مرم انسان می بند شدتید	تخم طعن کافری یکا شدتید	این زمان شیرت کرد جان	یا ز پنجہ قہر او ایسان پری
بعض صاحبوں کہہ گئے ہیں کہ ہائی حقیر ہیں جسکو تصوف کے معارف اور اسرار کو نسبت نہیں سے			
کین سخن پست یعنی شوقی	تعلکہ پیغمبر است و پیروی	یستہ نگر و بخت ہر ایلند	کہ دو انسا اولیا ز لان سو کند
از مقامات قبیل تافنا	پایہ پایہ تا ملاقات خدا -	جلہ سراسر فسانہ است فتن	کو دکا نہ قصہ بیرون و درون
مولانا نے کہا جو پورا پورا کہہ گئے ہیں منافقین نے قرآن شریف بھی اپنی قسم کرائی ہے کہ ہاتھ لگا کر اسے اسطیغیر الاکافین سے			
چون کتاب الہیہ پیام مہم بران	ایچنین طعنہ ز دندان گاوانا	کہ اسطیغیرت و فسانہ نژاد	نہیست نقیضے و تحقیقے بلند
کو دکان خوردہ ضمیرش میکنند	نہیست جزا مری پسند و ناپسند	ذکر اسمیل و زنج جبرئیل	ذکر قصہ کعبہ و صحابہ فیل
ذکر پطیس و سلیمان و سبا	ذکر داؤد و زبور و اور یا	ذکر طالوت و حنیب و صوم او	ذکر یونس و زکریا و قوم او
شوقی کی نقیض			
معنی میر عباس صاحب مرحوم لکھنوی نے اپنی کتاب متن و سلفی کی تالیف کر ضمن میں شوقی شریف کی نقیض کی ہے کہ			
این کلام صوفیان شوم نیست	شوقی مولوی روم نیست	در تصوف می شود شیرین کلام	ز انکہ باشد در گنہ لذت تمام
شقیص کا جواب			
جناب لبر و زما سعید علی ابو موسی الشوشتری مخلص بہ طولی الخاطب بہ سلطان العلماء ازیر الہ در شاہ الملک فرماؤ ہیں			
عارف با بر مولانا کے روم	شعبہ بر و مفتوح چون باب العلوم	کر تفسیر کلام ایزدی	ہم حدیث مصطفیٰ در شوقی
اہل باطن می شناسد نوردول	لے کہ مویش کو رومین آب گل	شان مولانا است بس عالمیتا	شوقی ایمان طوطی و اسلام
مولانا کا فیصلہ			
معتز فرماؤ مجھ دو دن ہاتھ جو خیالات کا ایک آفتہ کہ ضمن میں مولانا شوقی شریف میں جو تصفیہ فرما گئے ہیں			
دید لہر را ابو جہل و بگفت	رشتہ نقشہ کردہ بنی آدم شکفت	گفت احمد در را کہ داسی	رہت گفتی گر چہ کارا فرستی
دیدید قریش بگفت اسے آفتا	لے ز رشتے لے ز غیبے خوش	گفت احمد گفتی ابو عزیز	اے رسیدہ تو ز ذبائے رجز
ماضران گفتند کای صدر الوکی	رہت گفتی روز در را گو چرا	گفت من آئینہ ام معقول است	ترک ہند و در من آن بندگ
الحاصل سے			
نور خواہی مستند نور شو			
دور خواہی خویش میں غرور شو			
مولانا اور حدیث اور الہی نامہ			
مولانا نے شوقی اور دیوان میں متعدد مقامات پر حکیم سنائی غزنوی اور خواجہ فرید الدین عطار اور			
قصائید کی توصیف و ملامت شوقی میں ایک مقام پر فرمایا ہیں			
در الہی نامہ گوید شوقی	آن غمیر غمیرہ فخر العالمین	دور میں کہ فرماؤ ہیں	بشنو این پنہ حکیم غزنوی
یہاں در اول جہان گوش کن	ہوش را جان ز جہان اہوش کن	تیرے موقع پر فرمایا ہیں	بشنو از قول سنائی در ہند
کو بکشتائی ز باطن تو ہر کہ	زود یابی سسر مگر بیدار	پسیر و نانا نہیری مر سے بگفت	در حقیقت میں صرف در ہند

دیوان میں ایک مقام پر فرماتے ہیں ہفت غم عشق را عطار گشت		ماہان اندر غم کی گیم چہ ایم		دوسری جگہ فرماتے ہیں ۵	
عطار روح بود و ستانی و چشم ما		ما از پس سالی و عطار آدمیم		اگر غم ہی دیکھتا تو یہ مولانا کی کہ نفسی ہر ذرہ خود مولانا ایک بحرِ مقام میں	
اولی شتوی بدیای و پدید آنگار ہوا اول تو شتوی کہ مضامین ان کتابوں میں نہیں ہیں		اگر کہیں میں تو نہایت مختصر اور ناتمام اور شتوی میں کامل ہیں		غشوی اور حدیث کے مضامین کا مفاد	
حدیقہ میں روح کی بابت لکھا ہے		روح با عقل و علم و اندزیت		روح ہر پارسی و تازی است	
ای شتوی کو مولانا شتوی شریف کو قدر دوم میں فرماتے ہیں ۵		روح با علم است و با عقل است یا		روح را با ترکی و تازی چہ کار	
بحث عقل جس اثر دان یا سبب		بحث جان یا عجب یا با عجب		آن در باشد کہ بحث جان بود	
بحث جان اند مقام دیگر است		باز دجان را تو ہم دیگر است		روح ہرچون صلح و متن ناقہ است	
روح صلح قابل آفات نیست		ز غم بر ناقہ بود ہر ذات نیست		تا شوی بر روح صالح خواہد پیش	
روح خود را متصل کن کے فلان		زود با روح قدوس ساکنان		حدیقہ میں دل کی حقیقت اس طرح سے بیان کی ہے ۵	
از در تن کہ صاحب کلمہ است		تا در دل ہزار سادہ است		از در چشم تا کی بس دل	
پر وبال حسرت ز دل باشد		تن بے دل جلال گل آید		عاشقان ما ہزار و یک منزل	
اصل ہزل و مجاز دل نبود		دو زنج خشم و ز دل نبود		ہر چہ جز باطن تو باطل است	
دل کے منظریت رتانی		چہرہ و پیرا چہ دل خوانی		پارہ گوشت نام دل کردی	
ایکے دل نام کر وہ بہ مجاز		رو بہ پیش سگان کوی انار		نہیست غیبے کی یک در مجال	
خواہ شکل ممنوعی را دل		آن سگے دان تان در گردار		دل کہ با جاہ و مال دار دکار	
مولانا ز دل کی ماہیت شتوی شریف کے دفتر سوم میں اس طرح سے بیان کی ہے ۵					
تو ہی کوئی مراد دل نیز ہے		دل تو از عرش باشد نہ بہت		در گل تیرہ یقین ہم بہت	
زنگر آہست منلوب گل است		پس دل خود را مگو کایں ہم دل		آن کے کز آسمان ہا برتر است	
بال گشتہ زان ز گل صافی شدہ		در فروئی آمدہ وافی شدہ		سر کشیدی تو کہ من صاحب علم	
انچنان کہ آب در گل در کشد		کہ من آب چہ سر جویم در		خود را داری کہ این دل غیبی	
لطف شیر و انگبین گل است		سر خوشی آن خوش از دل حاصل		بس بود دل جو ہو عالم عرض	
باغیا و سبز ہا در عین جان		بیرہون عکسش چو در آستان		آئینہ دل چون شود صافی و پاک	
اگر ہمینی نقش و ہم نقاش را		فرش دولت ما وہی فرش را		گر چہ ان صورت نہ گنجد در فلک	
را کہ محدود دست و محدود است این		آئینہ دل خود نہا شد این چنین		روزن دل کہ گشت بہت و صفا	
صورت بی صورتی عیبت و غیب		ز آئینہ دل تافت موسی از آرز		کان جلال دل جلال باقیست	
نور نور چشم خود نور دل است		نور چشم از نور دل ہا حاصل است		اگر غم از نور دل خود نہ است	
				موز نور عقلی و حسس پاک و چہ	

غفلت نزدیک (یعنی) بانسری ہر انسان کامل جہاں اصل مراد ہے	معنی نور علی نور این بود
نالہ سے زور و خالی سیت	اوسکی کیفیت حدیقہ میں اسطرح سے بیان کی گئی ہے
سبے زبان گوش را خبر کرد	عاشق خوش دست و بس بنوا از ہما خوردہ است سنے زہوا
مولانا از ثنوی شریف کو دفتر اول کی مثنویوں سے آغاز کیا ہے	از دش شعلہ باہمی خسرو چو عجب گرنے آتش انگیزد

بشنو از سنے چو در حکایت میکنند از جدایہا شکایت میکنند
 نادرات ثنوی | ثنوی شریف کو طرز بیان کی عمدگی اور مضامین کی جامعیت کا علاوہ او کوین اور بھی بہت سی نادرات موجود ہیں جس پر مباحث فائدہ مند ہیں
 بارہی علم تجید - وقت الوجود - فنا و بقا و دیگر مقامات و حالات سلوک کی کیفیت روح تجدد و مثال غیر و علم کلام و منظر حکمت و فلسفہ - تجاویب اجسام
 کشف ذرات مسلمات و غیر جوئی زبان اہل سائنس کے تصدیقات جدیدہ دریافت کوہین کی تفصیل کی اس مختصر میں گنجائش نہیں ہے۔
 مشکلات تعین ثنوی | اسکی تصنیف کے وقت جو جو وقتیں مولانا کو پیش آئیں انکو ملحوظ رکھ کر اگر ثنوی شریف کی خوبیوں پر نظر کیا جائے تو مزید خاص نکات نظر آئیں گے
 اسکی تصنیف کے ذرا پہلے علامہ فخر الدین رازی کا زمانہ گندما تھا جو بادشاہ وقت کو استاد اور شہر خاص اور حکمت و فلسفہ اور منطق کے مقدما اور عقائد
 سرپرست اور امام تھے انہوں نے اپنے خیالات اور عقائد کا نہایت ہی ذور و سطور کلام میں صریحاً ذکر کیا تھا اسکی ہر نوز جاہ و طرف مدد میں گنجائش نہیں
 اور انکو کلام اللہ کی شاعت میں مصروف اور بہترین کوشاں تھے اور انکو مقابلہ میں تردید کر کے عقائد تردید خنیہ کا ثبوت دیا جس جو عالم کو مقبول نظر آتا ہے
 اور وہی مشکل جو اسکی زیادہ سخت تھی پیش آئی کہ حضرت شیخ اکبر محلی نے اسکی حجت اسطرح لے تھی کہ وہی دن پر ان اسرار ربانی اور معارف خانی کا جو ان پر ہوا
 مشکوک ہو گیا تھا وہی آیت میں ہمارا فرمایا ہے کہ حق تھا چونکہ جلالہ بخودی ہستی و ہر شئی خلقیہ اسکی سے بظاہر ہر شئی اسکی سے اسکی سے اسکی سے اسکی سے اسکی سے
 چنانچہ شیخ و الزم افتاء اسکا کہ انکو یہ کفر سے پاک اور ہر شئی صیقل قطعت شیخ شہاب الدین قادیانی ہر شئی اور ہر شئی اسکی سے اسکی سے اسکی سے اسکی سے اسکی سے
 تھو کا طور پر بناد اور نوع اسکی میں حکم دیا تھا کہ لا تتبعہن اعدا الملحد اور شیخ نور کا حال ہوا تو آپ نے فرمایا بالقد مانت و لی تا بقہ اور
 کلیتاً ادا ہے) تاہم سب سے عوام کا انعام جوہر منزل و مقام سزا آخیا ہر شخص قبول شیخ اکبر کو مقلد ہو کر علی انہی ہو گئے۔ مقلد حکایتیں سب کی گئی ہیں
 مانی تو ان کہ اشاعت و کثرت جیسے عوام متصفین فوج اتحاد و طول کو فرق سے بھی ناخفین محض غلو سے اسے قناعت کر دیا یا یوں بقول
 قلی و حیدر کا شکر لیا اور خلاف شرع شریف احوال و افعال کفر و کما و کما نام تصوف کھیلے اور مولانا ان دنیا کی تردید میں مختلف مقامات و مقامات معنی ہوا
 حضرت بائیں کہ ضمن میں اسکی حال اور ثنوی قال کتا بہت ہی عمدگی سے امتیاز اور طرق ظاہر کر کے دکھایا ہے۔ مثنوی

ان انا بید روی انا الحق گفتن	ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن
ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن
ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن
ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن	ان انا بید وقت گفتن

حالات حضرت خواجہ درویش محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

جنھوں نے شہنوی شریف کا یہ انتخاب سورب باب کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَادِّ اَوْصَلِیًّا

آپ کا نام نامی خواجہ درویش محمد ولدیت مولانا دوست محمد بخاری مقام ولادت شہر کونولج
بخارا ہے آپ حضرت شیخ عبدالحق مجددی خلیفہ اکبر حضرت خواجہ خواجگان محمد بہار الدین
نقشبند قدس سرہما العزیز کے حقیقی نواسے اور حضرت مولانا محمد زاہد خلیفہ اعظم حضرت
ناصر الدین محمد خواجہ عبید اللہ احراری قدس سرہما العزیز کے بہانجے ہیں۔ آپ بعد تحصیل علوم
ضروریہ ابتدائیں شعور سے عبادت و ریاضت میں مشغول اور تفریح و تہجد میں زندگی بسر
کرتے تھے۔ اسی طرح سے آپ پندرہ سال تک پابند رہے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ
روز تک کچھ خور و نوش کیلئے میسر نہ آیا اور بہوک کی بیابانی سے زمام صبر ہاتھ سے جانے لگی
آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر نظر کی خورانی حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے
اور آپ سے فرمایا کہ اگر آپ تعلیم صبر و قناعت چاہتے ہیں تو مولانا زاہد (ممدوح)

کی خدمت میں جا کر حاصل کرو۔ آپ حبیبہ مولانا کے مرید ہو گئے اور انکی خدمت بابرکت میں
 حاضر رہ کر سلوک اور معارف کی تکمیل کی اور شرفِ خلافت سے سرفرازی پائی۔ کمالِ
 تقویٰ اور زہد و ریاضت میں آپ کے اوقات معمور تھے۔ آپکی نسبت نہایت قوی
 اور عالی تھی مگر سب طرح کہ دستور بزرگانِ خاندانِ علیہ طریقہ نقشبندیہ کے سے آپ بھی نہایت
 ہی گنہگار اور مخفی الحالی کے ساتھ بچپن کو قرآن شریف پڑھا کر زندگی بسر کیا کرتے تھے
 ابتداءً آپ کی شہرت کا یہ سبب پیش آیا کہ ایک کی بزرگ کا آپ کے وطن میں گزر ہوا
 انہوں نے اپنے کشفِ باطنی سے آپکی کرامات اور نسبتِ عالیہ کے مقامات کا
 اور اک کیا اور کہا کہ یہاں کوئی صاحبِ اولیاءِ کبار میں سے ہیں تلاش کرنا چاہیے یہ
 کہہ کر جستجو شروع کی جس طرف سے نسبت کا اثر محسوس ہوتا تھا اور سفر پتلے حتیٰ کہ آپ کے
 ملاقات ہوئی اور دونوں آپس میں راز و نیاز کی گفتگو کی۔ لوگوں کو اس کا علم ہوا اور سعید
 چرپا ہو گیا۔ اس کے تھوڑے دنوں بعد دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ شیخ نورالدین خوانی
 آپ کے وطن میں آئے آپ انکی ملاقات کیلئے اپنے معمولی بوسیدہ مین تشریف لیگئے
 دونوں نے دیر تک باہم معانقہ کیا اور آپس میں مراقب ہوئے بعد آپ مرخص ہوئے
 تو انہوں نے کئی قدم تک آپکی مشایعت کی اور مودبانہ آپکو رخصت کیا۔ جب آپ
 وہاں سے تشریف لے آئے تو انہوں نے حاضرین سے دریافت کیا کہ آپکی خدمت
 میں بہت سے طالبانِ خدا اکتسابِ فیضانِ باطنی فرمانے کیلئے آتے ہونگے لوگوں نے
 عرض کیا کہ یہ صاحبِ کوئی بزرگ اور شیخ نہیں ہیں ایک معمولی آدمی ہیں اور سچو نکو کلام التشریف
 پڑھا کر بسر اوقات کیا کرتے ہیں۔ یہ سن کر شیخ نورالدین خوانی کو کمالِ تعجب ہوا اور حیرت سے
 فرمایا کہ یہاں کے آدمی نہایت ہی کوہِ باطن اور ناقدر شناس ہیں کہ ایسے کامل و مکمل شیخ

اولیاءِ وقت کے فیضان سے محروم ہیں۔ اسکے بعد عام طور پر لوگوں کو ناو آہلی کمالات کا علم ہوا
 اور ہر طرف سے جوق جوق عاشقانِ خدا مطالبہ بار بار و صدق و صفا آپ کی خدمت میں حاضر ہو
 استفادہ کرنے لگے پیر اور قہر یہ گذرا کہ شیخ خوارزمی کروسی جو اوس زمانہ کے ایک مشہور
 تہذیب بزرگ تھے اور ان کا دستور تھا کہ جہاں کہیں جاتے تھے وہاں کے اولیاءِ زمانہ کی کرامت
 اور نسبت اپنی نسبت تو یہ سے سلب کر لیتے تھے اتفاقاً آپ کے وطن میں بھی آئے اور کرامت
 اورون کی کرامات سلب کرنے کے وہاں جا کر خود اپنی نسبت کو کم پایا اور بالکل خالی اور
 معزاً ہو گئے ہر چند کہ شش کیساتھ مرقبہ کیا مگر نسبت نہ بنی نہ ہوئی۔ جس سے نہایت حیرت
 و وحیران و پریشان ہو گئے اور حالت ابرہ ہونے لگی لوگوں سے دریافت کیا کہ یہاں کوئی
 زبردست بزرگ ہیں لوگوں سے آپ کا نام بتایا تو وہ آپ کی ملاقات کیلئے نکلے جون جون وہ آپ کے
 نزدیک پہنچتے تھے نسبت کا اثر زیادہ محسوس ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ آپ کی خدمت میں پہنچے تو
 پہر نسبت سے بالکل خالی ہو گئے اس سے ان کو یقین ہو گیا کہ انہی بزرگ کے تصرف سے
 نسبت سلب ہو گئی ہے پھر تو انہوں نے بہت مشت سماجت کی اور کہا کہ مجھ کو معلوم نہ تھا
 یہ اقلیم آپ کے زیر ولایت ہے اسکے بعد بہت خوشامد کی تو آپ نے اون سے عہد لیا کہ
 آئندہ وہ کسی بزرگ کے ساتھ ایسی حرکت نہ کریں گے۔ اون کی نسبت و کرامت اور
 واپس ویدی اور واسے نکل جانے کا حکم دیا وہ جہاں سے آئے تھے فی الفور وہاں کو واپس
 ہو گئے۔ ثنوی معنوی حضرت مولانا رومی قدس سرہ السامی کی تعلیم حضرت مصنف سے
 لیکر کے بعد ویکرے آپ کے بزرگوں میں متصل چلی آئی تھی کہ آپ کو بھی پہنچی اور آپ کمال
 ذوق و شوق کیساتھ ثنوی شریف کے مطالعہ میں محو رہتے تھے آپ نے بہ اجازت ہائی
 حضرت مصنف اور بتائید روحانی خواہہ خواجگان حضرت حاجی محمد بہار الدین نقشبند رحمتی

مثنوی شریف کا بابواری انتخاب سو سوہ بلب لباب فرمایا اسکی تفصیلی کیفیت رسالہ فارسی
 مشمولہ ہذا کے معائنہ سے واضح ہوگی جب عالم رویا میں یہ لب لباب حضرت مولانا کے
 ملاحظہ میں پیش ہوا تو آپ نے تبسم فرما کے ارشاد کیا کہ "مبارک مست ہر کہ ازین انتخاب با
 بعد از نماز با دعا و با سببے بعد از نماز عصر خواہد خواند بے شک روز قیامت ہمسایہ زمین در بہشت
 برین جاے خواہد یافت و انواع اسرار و حقائق و معارف الہی برہے کشف و خواہد شد"
 حسبہ اکابر نقشبندیہ میں زمانہ حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرہ العزیز سے اہتکاح صبح و شام
 ایک ایک باب پڑھنے کا معمول مقرر ہے بقا سابقا اسکی تعلیم جاری ہے بعد تکمیل کے
 سندھی زبان میں فقیر عفی عنہ کا آپ تک سلسلہ متصلہ حسب ذیل ہے۔

والدی شہینہ حافظ محمد عباس علیخان الامروہی شیخہ مولانا سید شاہ فخر الدین احمد عرف حکیم
 پادشاہ قادری نقشبندی الہ آبادی شیخہ سید شاہ نسیم علی نقشبندی الکرہوی شیخہ
 مولانا سید شاہ ابوالحسن النصیری آبادی شیخہ مولانا مراد اللہ تہا نیری شیخہ مولانا
 نعیم اللہ ابوبکر شیخہ شمس الدین مرزا مظہر جانجاناں شہید الدہوی شیخہ سید نور محمد
 بڑیونی شیخہ شیخ سیف الدین السرمندی شیخہ و والدہ خواجہ محمد معصوم القیوم الشاہ
 شیخہ و والدہ امام ربانی مجدد الف ثانی القیوم الاول شیخہ خواجہ باقی باشر الکابلی
 شہ الدہوی شیخہ خواجہ محمد آدم کنگلی شیخہ و والدہ خواجہ درویش محمد بخاری صاحب
 آپ نے ۹ محرم ۱۳۶۰ھ میں وصال فرمایا موضع اسرار رضافات سبزوار علاقہ
 فلک ماوراء النہر میں آپکا مزار مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

السبب الخفیر
 فقیر محمد حسین خان قادری نقشبندی

رساله فارسی کیفیت انتخاب کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین و العاقبة للمتقین و الصلوة و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحابہ جمیعین
 اما بعد میگوید ضعف العباد و رویش و کجی و سستی محمد بخاری که یکی از خا و بان کهنه و مریدان
 کهنه حضرت معارف و نگاہی حقایق آگاهی عارف اسرار لاهوتیه کاشف انوار جبروتیه نقاد و آرا
 زبده اخبار خواجه عبید اشرا حر است که چون مثنوی مولوی جلال الدین دمی مانند بجز خار ناپید کن
 و مثل شجره طیبه که قلمها ثابت و قلمها فی السماء از طبع شریفش برآید و نشو و نمایانست اکثر مردم طاعت
 آن شدند که درین بحر بے پایان غوطه زده لالی آیدار و در شاہوار پرآرند سعی نمودند که ازین شجره
 حکیمه بچینند اما نتوانستند چو این کتاب معجزه و کرمت مولوی ست تا زمانیکه الهام ربانی و انقا
 رحمانی از پرده غیب رونماید و این غومتن و مشکلات از قوت شیخ کامل و مرشد اکمل نکشاید بکنند
 آن رسیدن و بر سر آن مطلع شدن از مقوله محالات و از قبیل متناقضات است یرا که این مثنوی
 اکثر علمائے شریعت و عالمان مفسر قرآن و احادیث اہل سلوک و حقائق و پیش فقہائے دین
 و اہل یقین بسیار معتبرست کلام حضرت مولوی ابطریق استدلال در کتب معتدہ خود ہامی آرزو خصو
 نزد خواجگان فقیہانند یہ ہم است کہ نزدیک ایشان بسیار مقبول و معتبرست چنانچہ اکثر اعزہ این سلسلہ

فقیر با عسفی بودند که اگر ازین کتاب مستطاب در غرور و جواهر زواہر بر وجه ایجاز براری
 بطریق انتخاب و فہرست ابواب پس خالی از فوائد نخواہد بود باین سبب کہ سند این مثنوی
 اباعن جید از حضرت مولوی باین فقیر رسیدہ بود تا روضے حضرت ایشان قدس اللہ روحہ بآ
 وزیر و ارشاد کردند کہ اے فلاں تے درین روز ہا از کتب معتبرہ چیز سے مطالعہ مسکنی عرض کردم کہ در
 تمام اما گاہ گاہی مثنوی حضرت مولوی در دیدہ می شود و از حضرت عزیزان علی معینی منقولست
 کہ ہر کہ مثنوی شریف را در دست نماید ہر روز صبح و شام پارہ ازین باب و ضو و عقیدت خواندہ باشد
 از جمیع آفات و بلیات آخر زمان در امان باشد و ابواب کشف و یقین بروے مفتوح گردد
 حضرت ایشان باین فقیر فرمودند کہ کتاب مثنوی مولوی بسیار طول دارد اگر تو ازین کتاب انتخاب
 کنی بہر خاص و عام فائدہ تمام خواہد رسید و روح پر فتوح حضرت مولوی از تو شاہد خواہد کرد و چون این
 بندہ ظاہر و باطناً و منقاداً از حضرت ایشان بود ضرورتاً حسب فرمودہ جناب شان درین تردد
 افتاد و حیران بود کہ بکدام طرز درین بحر فیض غوصی نماید تا گوہر آبدار در شاہوار ازین دریائے
 اسرار بیرون آرد ہمدین اشاد در ماہ ذی الحجۃ کسب و تسعائتہ شب جمعہ بود کہ این فقیر خواجہ بزرگ
 حضرت بہاؤ الدین نقشبند را قدس سرہ در خواب دید کہ تشریف آوردند و فرمودند کہ اے فلان خیر
 و انتخاب مثنوی مولوی را کہ کردہ بسیار کہ حضرت مولوی ہم ہمراہ من آمدہ اند و میخواہند کہ آنرا
 بہ ہیند گفتم یا حضرت دست مست کہ من درین فکر بودہ ام کہ انتخابی بکنم اما ہنوز صورت نہ بستہ حضرت
 خواجہ دست مبارک خود را دراز کردند و این انتخاب را از کینہ من بردارند و فرمودند کہ نسبت
 انتخاب و مسودہ را پیش مولوی ببرد حضرت مولوی آنرا دیدہ خوش بخند و تبسم کردہ گفتند کہ کتاب
 ہر کہ ازین انتخاب بابی بعد از نماز با دعا و بابی بعد از نماز عصر خواہد خواند بے شک اے روز قیامت
 ہمسایہ من در بہشت برین جانی خواہد یافت و انوار اسرار حقائق و معارف الہی بروے
 کشف خواهد شد ہمدین حال فقیر بسیار شد مؤذن اذان با مداد کرد من وضو کردہ در جہو
 حضرت ایشان آمد چون مرادیند فرمودند اے فلان حضرت خواجہ بزرگ حضرت مولوی را

زیارت کردی من بر قدم ایشان افتادم ایشان بر من بسیار التفات فرموده تشریف کردند که
 علوم اولین و آخرین جمله بر من روشن گردید و در آنک مدت این انتخاب را مسوده نموده نظر بسیار
 ایشان و آوردیم ایشان نیز دیدند فرمودند که مبارک است پس آنچه خواجده قاکم اشارت نمودند که بظواهر
 فرماید که مسوده این را بگیرند هر روز موشمیت نمایند که هر که همیشه صبح و شام از این کتاب کیباب
 بخواند مشرب بر کاست چشمت میباید با شاد باشد از ان این ابیات بر خوانند

<p>ایشان فرموده است که ما شنوی را هر که خواند هیچ کس شام حکمت پیشین او روشن شود در معرفت و حقائق سبب نظیر از حسن و زکیه دل صافی کند از بیایات جهان یاد امان در قیامت حشر ابا انبیا</p>	<p>میشود که اهل دین مقتدا آتش دوزخ بروگرد و حرام صاحب سکر فنا سے تن شود گردد از خوف حق و ایم نذیر دانک در یاد حق او دم زند عارف کامل شود اندر زمان می شود از اتمت آن پیشوا</p>
--	--

پس این فقیر انتخاب را بعینه چنانچه خواهد بزرگ قدس سره از سینه من بر آورده بود نقل
 کرد تا هر که مطالعه کند حظ دنیا و آخرت یابد و این استمنده از قاصد فاسخ یاد نماید که این اشعار
 لا یخرج أجر الحسین اللهم حفظ القاریها و سامعها و ناظرها بحق آیات القرآن بمنه و فضله
 بر منک یا ارحم الراحمین

قطعه تاریخ طبع کتب التیروزه فخر جانشان هزار و هشتاد و یک سال و هشتاد و یک سال و هشتاد و یک سال

<p>عالمیناب مولوی احمد حسین خان شایع کتاب کرد که در کتب مسطور</p>	<p>فیض حسنان نمود که الله احمد لب لباب شنوی رحمت ابد</p>
<p>۲۸ ۱۳</p>	

۱۰۰ قول لا یجوز
بجواب این سخن است
بگوید و در غیر این سخن
نمیباشد ۱۱

۱۰۱ قول با در اقصی
این سخن در حدیث است
و در حدیثی که گویند
نیز که از زبان علی بن
عاصی است ۱۲

۱۰۲ قول با حکمت
یعنی شایسته است
بجواب این سخن است
بگوید و در غیر این سخن
نمیباشد ۱۳

ملق و جالبی و کبری و در خلاص مجاز ۱۲ عه طغراف سطره ی باشد کعبه کعبه و اگر آفتاب در کعبه سطره باشد ۱۳

۱۰۳ لایه بندیش و مکن لایه و گر
ترتیب آن آفتاب روشن
علم الانسان خرم طغراف عه است
جان از و آمد نیامد از جان
شش جهت عالم همه اگر او است
با و خاک و آب و آتش بنده اند
آب و باد و خاک و نار پر شر
با عکس آن ز غیسر حق خیر
پیش تو آن سنگ یزه ساکت است
پیش تو استون مسجد مرده است
جمله اجزای جهان پیش عوام
مرده زین شویند و زان سوزنده
چون ازان سوشان فرسته سوی ما
کو بهای هم سخن و او می کند
با و حال سلیمان شود
ماه با احمد اشارت بین شود
خاک قارون را چو ماری در کشد

۱۰۴ قول با در اقصی
این سخن در حدیث است
و در حدیثی که گویند
نیز که از زبان علی بن
عاصی است ۱۲

۱۰۵ جز بدان اشاره جسم داو گر
ربیع الاعلی از ان رویت نم
علم عند الله مقصد های است
صد هزاران جان و بد او را یگان
هر طرف که بنگری انعام او است
با من و تو مرده با حق زند داند
بختبر با ما و با حق با خیر
بختبر از حق و از چپن نظر
پیش احمد اوصیح و ناطق است
پیش احمد عاشق دل برود است
مرده و پیش خدا و انا و رام
خامش اینجا و انظر گویند و اند
آن عصا گرد و سو ما اثر د با
جوهر آهن بگفت موسی کند
بجر موسی را سخت دانی شود
تا را بر اهیم ران سرین شود
استن حمانه آید در رسد

۱۰۶ قول با حکمت
یعنی شایسته است
بجواب این سخن است
بگوید و در غیر این سخن
نمیباشد ۱۳

۱۰۷ قول با در اقصی
این سخن در حدیث است
و در حدیثی که گویند
نیز که از زبان علی بن
عاصی است ۱۲

۱۰۸ قول با حکمت
یعنی شایسته است
بجواب این سخن است
بگوید و در غیر این سخن
نمیباشد ۱۳

بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱
 بود از دستش بر او سوز ۱۱

<p> کوه سحبی را پیامی می کند باشمانا محرمان مانا خوشیم محرم جان جمادی چون شوید غلغل اجزای عالم بشنوید که خبر خیر آورم که شوم و شتر من چو تو غافل ز شاه خود گیم فرق کی کردی میان قوم عاد چون همیدانست کل از کرد فرق چون میگرداند ر قوم عاد هر دو سر مست انداز خمر حق آب را دیدی که باطوفان چه کرد از چه قبلی راز سبطی می گزید اهل موسی راز قبلی و اشناخت باز و تختش بقعر خود کشید خسف قارون کرد و قارون را شناخت فهم کرد از حق که یا ارض الیعی کو مراقب گشته خامش مانده است </p>	<p> سنگ بر احمد سلامی می کند ما سیمیم و بصیریم و خوشیم چون شما سوی جمادی میروید از جمادی عالم جانبار وید باد گوید پسیم از شاه بشر زانکه ما مورم ایسر خود نمیم باد را بی چشم اگر بنیش نداد چون همیدانست مومن از عدو گزینوسی واقف از حق جان بار باد آتش میشود از امر حق باد را دیدی که با عاد آن چه کرد گزینوسی نیل را آن نوز دید موج دریا چون با مرحق بتاخت خاک قارون را چو فرمان در رسید نور موسی دید موسی را نوخت رجب کرد اندر هلاک هر دو می تا بگوش خاک حق چه خوانده است </p>
---	---

۱۲
 قوم فرعون که در روز نیل حق
 غنچه سبطی بن اسیریل که پاره
 موسی طاعت است نجات یافتند ۱۱
 ۱۲
 قوم فرعون که در جنت یعنی
 جنین زمین بودی یعنی دلالت
 درین جملو ادا گرفتار بود ۱۱
 دانند بر این مخلوقات ۱۲
 ۱۳
 قوم تا بگوش خاک حق
 ۱۴
 قوم فرعون که در روز نیل حق
 غنچه سبطی بن اسیریل که پاره
 موسی طاعت است نجات یافتند ۱۱
 ۱۲
 قوم فرعون که در جنت یعنی
 جنین زمین بودی یعنی دلالت
 درین جملو ادا گرفتار بود ۱۱
 دانند بر این مخلوقات ۱۲
 ۱۳
 قوم تا بگوش خاک حق
 ۱۴

شیخی از موسی از راز سبط فرعون ۱۲

این سبب است که در این است
 که از نیت نیت و نیت
 در آن سبب است ۱۲

آتش ابراهیم را ندان نزد
 پیش حق آتش همیشه در قیام
 آتش نرود اگر چشم نیست
 سنگ بر آهن زنی بیرون جهد
 پروردور آتش ابراهیم را
 ای خرد برش تو پشو با لها
 در قیامت این زمین بانیاک بود
 گرنه کوه و سنگ بادیدار شد
 این زمین را گرنه بودی چشم جان
 گرنه بودی چشم جان حمانه را
 سنگ ریزه گرنه بودی دیده و بر
 بر عدم باکان ندارد چشم و گوش
 از فسون او عدم بازود زود
 صنع حق با جمله اجزای جهان
 جذب یزدان با اثرها و سبب
 گفت در گوش گل خندانش کرد
 گفت با جسم آبی تا جان شد او

از این آیه
 از این آیه

چون گزیده حق بود چو نش گزود
 تا چو عاشق روز و شب بچان مدام
 با خلیش چون ترخم کرد نیست
 هم با هر حق قسم بیرون نهد
 ای منی روح سازد بیم را
 سوره بر خوان زلزلت زلزله آها
 کی زنا دیده گواهی میدهد
 پس چرا داد او را او یار شد
 از چه تارون را فرود آید چنان
 چون بدیدی بجز آن فرزانه را
 چون گواهی دادی اندرشت دور
 چون فسون خواند همی آید سجوش
 خوش معلق میزند سوی و جوه
 چون دم حرفست از افسون گران
 صد سخن گوید نهان بچون طلب
 گفت با سنگ و عقیق و کانش کرد
 گفت با خورشید تا رخشان شد او

از فسون او مراد ذات
 جامع کلمات آن بجان افسون
 اتفاق است یعنی آیه
 صلوات علیہ وسلم
 قوله افسون او مراد از
 فسون خواندن لفظی
 است که بجهت افسون
 گفت در سدومات
 غلبت وجود در بر کرد
 ۱۳

فردا نشان حق نشان منجبت
عینا زانکه نفع از نفع
جان نماند از دین در کسب
باشند ۱۱

فلا سفایا و سیرت باشد که عالم را زنده کند
توسید و دیگری مطلقا آنجا جان
۱۲

فلا سفایا و سیرت باشد که عالم را زنده کند
توسید و دیگری مطلقا آنجا جان
۱۳

فلا سفایا و سیرت باشد که عالم را زنده کند
توسید و دیگری مطلقا آنجا جان
۱۴

چون شکسته دل شده از حال غمش
دست اشکسته بر آورد در دعا
کی شود چون بستی بر بخور و زار
خواری و دوقی مستها بر ملا
بسیچکس در ملک ابوبی امرا و
گر سیابان پر شود ز زو و نقود
تا نشان حق نیارد ز بهسار
در زمستان شان اگر چه دانه برگ
در زمستان شان اگر محبوس کرد
مستگران گویند خود دست این تیکم
کور می ایشان درون دستان
هر جامی را کند فضالتش خیر
صد هزاران نیزه فرعون را
صد هزاران طب جالینوس بود
صد هزاران دفتر اشعار بود
آفتاب و ماه چو دو گاو سیاه
می پرستید اختر می کوز کردند

جا بر اشکستان بی می ز پیش
سوی اشکسته بود فضل خدا
آن جمال صنعت طب آشکار
گر نباشد کی نماید که میا
در نیفر اید سر یکتار مو
بی رضامتی حق جوی نتوان بود
خاک سر را سازد آشکار
زنده شاکی از بهار و راد برگ
آن نوابان را خدا طاوس کرد
این چرا بندیم بر رب الکریم
حق برویاند باغ و بوستان
عاقلان را کرده قهر او ضریح
در شکست از موسی با یک عصا
پیش عیسی و دمش افسوس بود
پیش حرف امیش آن عار بود
یوغ در گردن ببند و نشان آله
رو بوی آرید کواختر کنند

عاقبت باغ بهار را همان که
سخت این بود که گری آن فریب
در دل هادقان ز می آیت
توله جوی ای بی فضل خدا
غیر از روح با بیانی مغفرت و در
تا تو از دوی العقول ایشا به صفا
خودا بنیاساند و مولد از آن جان
توله سحر از آن مولد از آن
زان یک آن حضرت که است
بنیام جوتیب بود و نصار از پیش
توله آفتاب ز غریب
۱۵
در شکست از موسی با یک عصا
پیش عیسی و دمش افسوس بود
پیش حرف امیش آن عار بود
یوغ در گردن ببند و نشان آله
رو بوی آرید کواختر کنند

چون شکسته دل شده از حال غمش
دست اشکسته بر آورد در دعا
کی شود چون بستی بر بخور و زار
خواری و دوقی مستها بر ملا
بسیچکس در ملک ابوبی امرا و
گر سیابان پر شود ز زو و نقود
تا نشان حق نیارد ز بهسار
در زمستان شان اگر چه دانه برگ
در زمستان شان اگر محبوس کرد
مستگران گویند خود دست این تیکم
کور می ایشان درون دستان
هر جامی را کند فضالتش خیر
صد هزاران نیزه فرعون را
صد هزاران طب جالینوس بود
صد هزاران دفتر اشعار بود
آفتاب و ماه چو دو گاو سیاه
می پرستید اختر می کوز کردند

این برده هادقان نیزه فرعون را
نقش بر روی جبهه خود
داده و در حال بیخوشی
غفلت بر روی جبهه خود
داده و در حال بیخوشی
غفلت بر روی جبهه خود
داده و در حال بیخوشی
غفلت بر روی جبهه خود

کلمه اول مشغول می شود ۱۲
 به معنی بیان کردن
 کلمه دوم از جهت معنی در
 ضمیمه ضمیمه خداوند علمین
 و عیال کسی که مشغول هم
 نباشد چگونه عجز و ذوق
 کند ۱۲
 کلمه اول در باب غیثات یعنی
 فریاد رس فریاد کنندگان
 بنهاره است باین را نیست
 افتخار بعلوم و غناست دنیا ۱۲
 کلمه اول بگذران یعنی
 ۱۶
 این جناب کبریا اگر چه
 نامناسب در حق ما جاری
 فرموده باشی آنرا بگویند و با
 از طریق ارباب صفایان بگویند
 چنانکه در عاصی با نوره آمد
 و تجار بجا بگویند آن تقیبت ۱۲

<p> خوار کرده جان عالی نرسخ را ابله‌ی باشد که گوید و خداست کترین سگ بر دران شیطان او چون مرا خواندی اجابتها کنم آن کنم با تو که باران با چمن زانکه افتادست در قعر رضا که بکار ما ندارد میل جان زانکه نعمت پیش بی برگان نهم چون نبرد گز نباشد او ^{غیاثان} خسته بی عنایات خدا چه سیم و هیچ گر ملک باشد سیاه مستش ورق لا اَفْتَحَارُ بِالْعُلُومِ وَالْغِنَا وَ اَصْرَبِ الشُّعْرِ الَّذِي حَطَّ الْقَلَمُ و امیر مار از اخوان صفا بی پناست غیر بچای پیچ نیست هر چه خواهی کن ولیکن این کن فرقت تلخ تو چون خواهد شد </p>	<p> می پرستید آفتاب چرخ را آفتاب از امر حق طباخ هست ملک ملک است فرمان آن او گفت حق گری ناستقی و اهل صنم شاد باش و فارغ و امین که من عشقها داریم باین خاک ما کار ما نیست بر کور می آن این فضیلت خاک رازان رود هم با چنین غالب خداوندی کسی این همه گفتیم لیک اندر پیچ بی عنایات حق و خاصان حق یا غیثات استغیثین اندر نا لا یزغ قلباً بهدیت بالکفر م بگذران از جان ما سور القضا تلخ تر از فرقت تو پیچ نیست از فراق و هجر می گوی سخن رحم کن برو که روی تو بدید </p>
---	---

یعنی بکار و دنیا داده است ۱۲

کلمه اول در بیان بر سر است بر سر است بر سر است ۱۲
 کلمه دوم در بیان بر سر است بر سر است بر سر است ۱۲

تولید ایضاً می نماید
 و در گذار از اگر سران
 نده است از آن
 ۱۲
 پندیده از نظر من تحقیق
 کبردی مشق و منشا
 تحقیق پندیده بالاس
 ۱۳
 زین مشق و مغرب
 ۱۴
 تولد است اولی صاحب

صد هزاران گریخ ای خوب رو
 تلخی بجز از ذکر و از آن است
 بر امید وصل تو مردن خوشست
 حرص اندر عشق تو فخرست مجاه
 یا الهی سگرش ابصارنا
 یا خفیا قدمات الشارفتین
 انت ستر کاشف اسرارنا
 یا حقی الذات محسوس الدطا
 انت کالریح و سخن کالنجار
 تو بهاری ما چو باغ سبز خوش
 تو چو جانی ما مثال دست و پا
 تو چو عقلی ما مثال این زبان
 ای برون از و هم و قال قیل من
 ربنا انا ظلمنا سهورفت
 دستگیر از دست ما ما را بجز
 این دعا هم بخش تعلیم تست
 ما چو چنگیم و تو زخمه میزنی

بسیارند
 در
 در

نیست مانند فراق روس تو
 دور و ارامی بجز ما را مستغاث
 تلخی بجز تو فوق آتش است
 حرص اندر غیر تو ننگ و تباہ
 فاعف عنا اقلقت اوزارنا
 قد علوت فوق نور المشرقین
 انت فجر و من فجر انفسنا
 انت کالمناء و سخن کالنجار
 یختمنی الریح و غیر انا جبار
 او نهان و آشکار بخشش
 قبض و بسط دست از جان شد
 این زبان از عقل ما و این بیان
 خاک بر فرق من و تمشیل من
 رحمتی کن ای رحیمیهات زفت
 پرده را بر و ابر و پرده مادر
 در بند و گلخن گلستان از چه پرست
 زاری از مالی تو زاری می کنی

۱۲
 از ای ما و تو ما بس
 کنند و انبار است
 ۱۳
 تولد یا خفی الذات
 ای پوشیده ذات علی العلیه تو
 بجز آتشی در آتشی
 ۱۴
 تولد است تو چو با
 ما چو چو خبا نهان می شود
 و غبار او آشکار است
 ۱۵
 تولد ما چو چو درین ایجا
 حرف بیان کمال قدرت و توان
 بناب باری تعالی است
 و انبار محض بی قدرتی دینی
 انفسیاری آدی مگر بی بطوریکه
 جبره بران بنیاد و ذریع
 باطل خود قایم کرده اند که تن
 سراسر باطل است

با لذت نیست بچین
درد منم این سر را
نوز با محال
عسی غمی نشود
امور غیب در خاطر
غالی در صدم باشد ز کار
بعضی آن باشد که نظر
دور آن باشد که افکار
دیده آن است که عیان
کلی آن کند و موی

و ما از قرآن نیست که در
ظاهر حکما و محسوس نیست و در
که بی بی و علیها صورت پر تصور
می نماید

باید ظاهر نیست بچین احکام
در غیب است دقت که در دست ظاهر
باید در غیب است اما عیان باید که
باید ظاهر نیست در مشاهده که باید
همی با جمله از عطیات است

آنگاه حاصل فکر از صفات تو
همچو بی یازده معرفت حاصل
نموده نوز در آن اشاعت
که بود به نسبت از نیست یعنی

تو خلق کردی آنها را بکلمه خدای
شالی آنها را قتل نمودی
همه از جودت از حکم است
و انسان را احاطت هیچ کار نیست

ما چون اسیم و نوا در ما ز شست
ما چو شطر نسیم اندر پر و دوات
ما که باشیم اسی تو ما را جان جان
ما عد ما هم و سستیهای ما
ما همه شیرین ولی شیر علم
حماه شان پیدا و نا پیدا است با و
با و ما و بود ما از دا و تست
لذت هستی نمودی نیست برا
لذت انعام خورا و انگیر
درگیری کیت جست و جو کند
منگر اندر ما کن در ما نظر
مان بودیم و تقاضا مان نبود
این طلب در ما هم از ایجا و تست
این قدر ارشاد تو بخشیده
قطره دانش که بخشیدی ز پیش
لی طلب تو این طلب بهنا و ده
نوز قرآن باز جو تفسیر بیت

با صفت با صفت
خطان غایت
مقابل را

ما چو کو اسیم و صدا در ما ز تست
پر و دوات ما ز تست ای خوش صفات
ما که باشیم تا تو باشی در میان
تو وجود منسلفی فان نما
حمله شان از یاد باشد و مبدم
آنکه نا پیدا است هرگز گم مباد
هستی ما جمله از ایجا و تست
عاشق خود کرده بودی نیست
نقل و با ده جام خورا و انگیر
نقش با نقاش چون نیر و کند
اندر اگر ام و سخنای خود نگر
لطف تو ناگفته نامی شلو
رستن از بیدار دیارب داد
تا بدین بس عیب ما پوشیده
متصل گردان بدریایای خویش
کنج احسان بر همه بکشاده
گفت ایز و ما ز تست از ز تست